"وُہ نبی"

مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (قرآن)

"میری اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو میں تمھیں کہنا چاہتا ہوں مگر تم میں ابھی اُن کی برداشت نہیں۔ البتہ جب وہ رُوحِ حق آئے گی تو وہ تمھیں ساری سچائی کی طرف رہنمائی کرے گی"

(یوحنا۔ ۱۶ : ۱۲)

مرزا معصوم بیگ بی۔اے

(*Editor*, The Light, LAHORE.)

پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام راولپنڈی

گلدان آرٹ پریس راولپنڈی

www.aaiil.org

"وہ نبی"

وَاِذ قال عیسیٰ ابن مریم یٰبنی اسرائیل انی
رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی
من التوراۃ۔ ومبشراً برسول یاتی من بعدی
اسمہٗ احمد فلما جاءھم بالبینٰت۔ قالو
ھٰذا سحرٌ مبین ——— (الصف : ۶) ———

ان آیاتِ مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑے تاریخی واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا۔ جب عیسٰی ابنِ مریم نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے کہا:—

اے بنی اسرائیل! میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمھارے لئے رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور میں تصدیق کرتا ہوں توراۃ کی جو تمھارے پاس موجود ہے۔ اور تمھیں ایک بشارت بھی دیتا ہوں کہ میرے بعد ایک عظیم الشان رسول آئے گا جس کا اسم گرامی احمد ہے لیکن جب وہ رسول کھلے کھلے نشانات کے ساتھ

آیا تو انھوں نے اس کا انکار کر دیا اور کہا کہ یہ تو ایک صریح جادو ہے۔

حضرت مسیح کے دو اعلانات

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف دو ضروری اعلان Two Important Announcements. کرنے کے لئے اس دنیا میں بھیجا گیا تھا پہلے اعلان میں بنی اسرائیل کی روحانی موت کا حکم تھا۔ چنانچہ اعلان ہوا:۔

"میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائیگی اور اس قوم کو جو اس کے پھل لائے دے دی جائے گی"

(متی ۲۱:۴۳)

خدا کی بادشاہت سے مراد الہام و نبوت کی نعمت ہے۔ بنی اسرائیل خداوند خدا کی برگزیدہ قوم تھی جس میں حضرت موسیٰ سے لے کر ڈیڑھ ہزار سال تک یکے بعد دیگرے بہت سے نبی آئے۔ لیکن اس نافرمان قوم نے انبیاءؑ کی تکذیب کی اور انھیں طرح طرح کی وحشتناک اذیتیں دیں۔ بالآخر دربارِ الٰہی سے بنی اسرائیل کے لئے یہ حکم صادر ہوا جو مسیح کی معرفت انھیں سنایا گیا کہ اب خدا کی بادشاہت تم سے چھین لی جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا مسیحؑ کے بعد بنی اسرائیل میں آج دن تک کوئی نبی نہیں آیا۔ خدا کی بادشاہت ان سے چھین لی گئی۔

حضرت مسیحؑ کے دوسرے اعلان میں ایک بہت بڑی خوشخبری تھی فرمایا

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

"میں تمھیں ایک بشارت بھی دیتا ہوں کہ میرے بعد ایک عظیم الشان رسولؐ
آئے گا اور اس کا اسم گرامی احمد ہے"

محمدؐ اور احمد حضرت نبی کریمؐ کے ہی دو نام ہیں۔

برنباس کی انجیل میں اس عظیم الشان بشارت کو اور بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ برنباس خداوند یسوع مسیح کا مقدس اور معروف رسول تھا جس کا انتخاب خود رُوح القدس نے کیا تھا۔ کتاب "رسولوں کے اعمال" میں لکھا ہے

"اور انطاکیہ کی کلیسا میں نبی اور معلّم تھے یعنی برنباس اور شمعون۔
...... اور جب وہ خداوند کی بندگی کرتے اور روزہ رکھتے تھے
رُوح القدس نے کہا۔ میرے لئے برنباس اور ساؤل کو الگ کردو
اس کام کے لئے جس کے واسطے میں نے انھیں بلایا (اعمال ۱۳: ۲)

اس برنباس نے دُور دُور تک تبلیغی دورے کئے اور لوگوں کو خداوند یسوع مسیح کا یہ پیغام سنایا۔ برنباس سائپرس میں فوت ہوا۔ اور وہیں دفن کیا گیا۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں فرمایا و اذا القبور بعثرت جب قبریں کھودی جائیں گی تو ان میں سے اسلام کی صداقت کے ثبوت اور نشان برآمد ہوں گے

فرعون کی قبر

عیسائیوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ جب فرعون نے حضرت موسےٰ اور بنی اسرائیل کا تعاقب کیا تو فرعون اور اس کا سارا لشکر سمندر میں غرق ہوا اور ان کا کوئی نام ونشان باقی نہ رہا۔ یہ کہانی دو ہزار سال تک اسی طرح بیان ہوتی رہی۔ لیکن جب قرآن کریم کا نزول ہوا تو اس اُمّی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس

راز کا انکشاف کیا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے فرعون کی لاش کو محفوظ رکھا ہوا ہے تاکہ وہ آیندہ آنے والی نسلوں کے لئے نشان ہو (یونس ۱۰ : ۹۲)
پادریوں نے قرآن کریم کی اس آیت کا تمسخر اڑایا کہ اس نے واقعات کے خلاف یہ بات کہی ہے فرعون تو سمندر میں غرق ہو چکا ہے اور قرآن کہتا ہے کہ اس کی لاش محفوظ رکھی گئی ہے تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ایک نشان ہو۔ لیکن ایک عرصہ گذرنے کے بعد جب محکمۂ آثار قدیمہ نے مصر میں پرانی قبریں کو کھودا تو ایک قبر میں سے فرعون کی لاش برآمد ہوئی وہ مصر کے عجائب گھر میں رکھی ہوئی ہے لوگ اسے دیکھ کر کہتے ہیں کہ یہ ہے وہ فرعون Remes II جو خدا کے ایک نبی کے مقابل پر کھڑا ہوا تھا اور پھر اس کا یہ حشر ہوا۔

ایک اور قبر

ایک اور قبر کشمیر میں محلہ خان یار میں موجود ہے۔ جب یہ قبر کھودی جائے گی تو یقیناً اس میں سے حضرت مسیح ابن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لاش برآمد ہوگی، اس دن عیسائی مذہب کی صف لپیٹ لی جائے گی۔ اور اسلام کی صداقت روزِ روشن کی طرح چمک اٹھے گی۔

برنباس کی قبر

میں ذکر کر رہا تھا کہ برنباس سائپرس میں فوت ہوا اور وہیں دفن کیا گیا تھا ۴۷۸ء میں جب برنباس کی قبر کھودی گئی تو اس کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی انجیل اس کی چھاتی پر رکھی ہوئی پائی گئی۔ اس انجیل میں لکھا ہوا ہے۔

"یسوع نے کہا۔ وہ کیسا مبارک زمانہ ہے جس میں کہ یہ رسول دنیا میں آئے گا۔ تم مجھے سچا مانو۔ میں نے اس کو دیکھا اور اس کے سامنے عزت وحرمت کو پیش کیا۔ (اس کی تعظیم کی) جیسا کہ اس

کو ہر نبی نے دیکھا ہے کیوں کہ اللہ ان نبیوں کو اس رسول کی روح بطور پیشگوئی کے عطا کرتا ہے اور جب کہ میں نے اس کو دیکھا میں تسلی سے بھر کر کہنے لگا۔ اے محمدؐ! اللہ تیرے ساتھ ہو، اور مجھ کو اس قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھولوں۔

May God make me worthy to untie thy shoe latchets.

کیونکہ اگر میں یہ شرف حاصل کر لوں تو بڑا نبی اور اللہ کا قدوس ہو جاؤں گا۔ اور جب کہ یسوع نے اس بات کو کہا اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔"

(انجیل برنباس۔ فصل ۴۴۔ آیات ۱۹ تا ۳۲)

یہ ہے خداوند یسوع مسیح کی انجیل یعنی خوشخبری جس کو سنانے کے لئے وہ اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔ انجیل یونانی زبان کا لفظ ہے اس کی اصلی یونانی شکل (EVANGELON) ہے جس کے معنی بشارت اور خوشخبری کے ہیں۔ انگریزی لفظ GOSPEL کے بھی یہی معنے ہیں یعنے Glad tiding.

عالمگیر رسول

حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتکریم کا اس دنیا میں تشریف لانا کوئی معمولی واقعہ نہ تھا۔ اس آفتاب عالمتاب نے عرب کے ریگستان سے طلوع کر کے دنیا کے کونے کونے کو روشن اور منور کرنا تھا۔ حضورؐ کی شان میں حضرت امام وقت نے کیا خوب فرمایا ہے۔

احمدِ آخر زماں کز نورِ او | شد دلِ مردم زخور تاباں ترے
امّی و در علم و حکمت بے نظیر | زیں چہ باشد حجتے روشن ترے
انبیاء روشن گہر ہستند لیک | ہست احمدؐ زاں ہمہ روشن ترے

آفتاب ہر زمین و ہر زماں — رہبرِ ہر اسود و ہر احمرے
روشنی از وے بہ ہر قومے رسید — نورِ اُو رخشید بر ہر کشورے

دنیا کے ہر نبی اور پیغمبر نے، ہر رشی اور رسول نے حضرت محمدؐ عربی صلعم کی آمد کی خوشخبری قبل از وقت اپنی اپنی قوم کو دی ہیں اس وقت صرف حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰة والسلام کی ایک بشارت کا ذکر کروں گا۔ توریت کتاب استثنا۔ باب ۱۸ آیات ۱۸ تا ۲۰ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا۔

"خداوند نے مجھے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں ٹھیک کہتے ہیں میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہ سب کچھ ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہو گا۔ کہ جو کوئی میری باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اس کا اس سے حساب لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے گا جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے گا تو وہ نبی قتل کیا جائے گا۔ اور اگر تو اپنے دل میں کہے۔ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں تو جان رکھ کہ جب نبی کچھ خداوند کے نام سے کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے پورا نہ ہو یا واقع نہ ہو تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے تو اس سے مت ڈر۔"

اس پیشگوئی کے چھ اجزا ہیں۔

۱۔ اس میں بنی اسرائیل کو بحیثیت قوم مخاطب کیا گیا ہے۔

۲- یہ پیشگوئی ایک نبی کے متعلق ہے جو موسیٰ کی مانند ہے۔ یعنی مثیل موسیٰ ہوگا
۳- وہ نبی بنی اسرائیل کے بھائیوں یعنے وہ بنی اسمٰعیل میں پیدا ہوگا۔
۴۔ خدا اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالے گا۔ یعنی وہ نئی شریعت کا لانے والا ہوگا
۵۔ "میرا نام لے کر کہے گا۔" ہر بات کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر شروع کرے گا
۶- وارننگ۔ اگر کوئی جھوٹا مدعی کھڑا ہوگا کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں تو وہ جھوٹا نبی قتل کیا جائیگا

ایک پادری صاحب سے گفتگو

میں نے ایک دفعہ ایک پادری صاحب پر سوال کیا کہ وہ مثیل موسیٰ نبی کون ہے جس کا ذکر اس پیشگوئی میں پایا جاتا ہے۔ پادری صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً جواب دیا کہ خداوند یسوع مسیح کے آنے سے یہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ میں نے پوچھا پادری صاحب کیا خداوند یسوع مسیح نبی تھا اور مثیل موسیٰ تھا۔ اس بات کا اعلان کیجئے۔ تو میں مان لوں گا۔ کہ یہ پیشگوئی خداوند یسوع مسیح کی آمد سے پوری ہوگئی اب پادری صاحب کا ماتھا ٹھنکا۔ کیونکہ وہ مسیح کو نبی نہیں بلکہ خدا کا بیٹا اور خدا مانتے ہیں۔ میں نے کہا پادری صاحب اگر یہ پیشگوئی خداوند یسوع مسیح کے آنے سے پوری ہو چکی تھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح کے بعد بھی اس مثیل موسیٰ نبی کا انتظار حواریوں میں موجود رہا۔ چنانچہ پطرس خداوند یسوع مسیح کے ۳۲ سال بعد عیسائیوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے

"پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش ایام آویں اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی ضرور ہے کہ آسمان اسے لئے رہے اس وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب

نبیوں کی معرفت شروع سے کیا۔ اپنی حالت پر آویں۔ کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا خداوند جو تمھارا خدا ہے تمھارے بھائیوں میں سے تمھارے لئے ایک نبی میری مانند اٹھاویگا۔ جو کچھ وہ تمھیں کہے اس کی سنو۔ اور ایسا ہوگا کہ ہر نفس جو اس نبی کی نہ سنے گا وہ قوم میں سے نیست کیا جائے گا۔ بلکہ سب نبیوں نے سموئیل سے لے کر پچھلوں تک جتنوں نے کلام کیا ان دنوں کی خبر دی۔"

(اعمال ۳: ۱۹ تا ۲۴)

میں نے کہا سن لیا پادری صاحب مسیح کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی اس مثیل موسیٰ نبی کا انتظار موجود ہے۔ مسیح کی آمد اول کے بعد اور آمد ثانی سے پہلے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا خداوند یسوع مسیح کے ۵۰۰ سال بعد وہ مثیل موسیٰ نبی اس دنیا میں تشریف لایا اور اس نے اعلان کیا

اَنا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔

میں اس رسول کا مثیل ہوں جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا اور یہ بات دنیا جانتی ہے کہ فرعون کی طرف حضرت موسےٰ کو بھیجا گیا تھا۔ مسیح نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میں ہی وہ مثیل موسیٰ نبی ہوں اور نہ ہی حواریوں نے اُسے مثیل موسیٰ قرار دیا۔ برعکس اس کے حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے جو تبلیغی خطوط عیسائی بادشاہوں کی طرف ارسال کئے ان میں بھی یہ دعویٰ کیا کہ میں موسیٰ کی اس پیشگوئی کا مصداق ہوں جو موسیٰ نے تورات میں کی تھی۔ آنحضور نے جو خط خیبر کے یہودیوں کے نام لکھا تھا وہ ان الفاظ سے شروع

ہوتا ہے۔

من محمد الرسول اللّٰہ ۔ صاحب موسیٰ و اخیہ والمصداق لما جاء بہ موسیٰ ۔

یعنی محمد الرسول اللہ کی طرف سے جو موسیٰ کا مثیل اور اس کا بھائی اور اس کی تعلیمات کو سچا کرنے والا ہے ۔

سیالکوٹ کے ایک پادری صاحب

سیالکوٹ کے ایک پادری صاحب نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس کا نام ہے That Prophet. (دیٹ پرافٹ) یا "وہ نبی" پادری صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔

میرے مسلم دوستو۔ خدا آپ کا بھلا کرے اور آپ کو روشنی بخشے میری دوستانہ مشورت یہ ہے کہ آپ کو یہودیوں کی کسی غلطی میں شامل اور شریک نہیں ہونا چاہیئے۔ عیسیٰ ابن مریم مسیح بھی ہے اور "وہ نبی" بھی ہے مسیح اور وہ نبی دراصل ایک ہی شخص ہے ۔"

لیکن یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے :۔

" اور یوحنا (بپتسمہ دینے والے) کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لادمی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تو کون ہے تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا ۔ میں تو مسیح نہیں ہوں انھوں نے اس سے پوچھا پھر کون ہے ۔ کیا تو ایلیاہ ہے ؟ اس نے کہا ۔ میں نہیں ہوں ۔ کیا تو وہ نبی ہے ؟ اس نے جواب دیا نہیں

(یوحنا - ۱۹ : ۲۱)

انہوں نے اس سے یہ سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے نہ ایلیاہ نہ "وہ نبی"

تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟"

(یوحنا ۱: ۲۵)

اس سوال وجواب سے صاف ظاہر ہے کہ یہودیوں کو تین شخصوں کا انتظار تھا مسیح، ایلیاہ، اور وہ نبی۔ پس ثابت ہوا کہ مسیح اور وہ نبی دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں تھیں۔ لیکن سیالکوٹ کے پادری صاحب یوں رقم طراز ہیں

پیارے مسلم دوستو! خدا آپ کو عقلمندی اور فہم میں ترقی بخشے، آپ تو خود ہی عیسیٰ ابن مریم کو مسیح بھی مانتے ہیں اور نبی بھی تسلیم کرتے ہیں پھر مسیح وہ نبی کو دو الگ الگ شخص کیوں خیال کرتے ہو

پادری صاحب نے بھی جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی۔ میں پادری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ پیشگوئی فی الحقیقت مسیح کی آمد سے پوری ہو چکی تھی۔ تو مسیح کے بعد حواریوں میں "وہ نبی" کا انتظار کیوں موجود رہا۔

اور سنیئے۔ یہوداہ حواری مسیح کے ۶۶ سال بعد عیسائیوں کو مخاطب کر کے لکھتا ہے۔

"دیکھو خداوند اپنے دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آتا ہے"

(یہوداہ کا عام خط ۱: ۱۴)

مسیح کو نزول بقول آپ کے اس دنیا سے رخصت ہوئے ۶۶ سال گزر گئے تھے جب یہ خط لکھا گیا۔ یہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنے والا خداوند کون ہے۔ مسیح کو تو اپنی زندگی میں دس ہزار قدوسی نہیں ملے۔ اس نے بڑی مشکل سے بارہ شاگرد پیدا کئے تھے۔ ان میں سے ایک یہوداہ اسکریوطی تیس روپے لے کر دشمن سے جا ملا۔ جب خداوند یسوع مسیح پر مصیبت کا وقت آیا اور یہودیوں نے اسے رات کے وقت گرفتار کیا تو دس مومن اور

بھاگ گئے ۔ رہ گیا پطرس جس کے ہاتھ میں خداوند یسوع مسیح نے بہشت کی چابیاں سونپ رکھی تھیں۔ بالآخر اس نے بھی یسوع مسیح کا انکار کیا اور اس پر لعنت کی۔ پادری صاحب دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آنے والا خداوند مسیح نہیں بلکہ محمد رسول اللہ ہے جن کے ہمرکاب فتح مکہ کے وقت پورے دس ہزار قدوسی تھے

میں بیان کر رہا تھا کہ خداوند یسوع مسیح کی صلیبی موت اور آسمان پر چلے جانے کے بعد بھی عیسائیوں میں وہ نبی کا انتظار بڑی شدت سے موجود رہا۔ چنانچہ جب وہ ایک دوسرے کو گھر میں گلی کوچہ میں بازار میں عبادت گاہ میں جہاں کہیں ملتے تو یوں خطاب کرتے ۔"مارا ناتا" جس کے معنی ہیں" ہمارا خداوند آتا ہے"۔

پولوس قرنتیوں کے پہلے خط میں لکھتا ہے ۔
"جو کوئی خداوند یسوع مسیح سے محبت نہیں رکھتا ۔ وہ ملعون ہووے ۔ مارا ناتا (The Lord Cometh

(۱۶ : ۲۲)

اور دوسری جگہ فلپیوں کے خط میں لکھتا ہے ۔
"تمہاری میانہ روی سب آدمیوں پر ظاہر ہو ۔ خداوند نزدیک ہے"

(۴ : ۵)

پس ثابت ہوا کہ پیشگوئی یسوع ابن مریم کے آنے سے پوری نہیں ہوئی کیونکہ اس کے بعد بھی "وہ نبی" کا انتظار عیسائیوں میں بدستور جاری رہا۔

پادری گولڈ سیک

ایک اور پادری صاحب ہیں Rev. W. Gold sack. انہوں نے بھی ایک پمفلٹ لکھا ہے Mohammad and the Bible. -

جس کا اُردو ترجمہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انار کلی لاہور نے "حضرت محمدؐ اور کتاب مقدس" کے نام سے شائع کیا ہے۔ پادری گولڈسیک نے یہ بات ثابت کرنے کیلئے کہ پیشگوئی میں بھائیوں سے مراد بنی اسرائیل ہی ہیں نہ کہ بنی اسمٰعیل کتاب مقدس سے اور قرآن کریم سے مندرجہ ذیل عبارات پیش کی ہیں —

۱۔ استثنا (۱۷ : ۱۴، ۱۵)

جب تو اس ملک میں جسے خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے پہونچ جائے اور اس پر قبضہ کرکے وہاں رہنے اور سہنے لگے۔ کہ ان قوموں کی طرح جو میرے ارد گرد ہیں میں بھی کسی کو اپنا بادشاہ بناؤں تو تو ہر حال فقط اس کو اپنا بادشاہ بنانا۔ جس کو خداوند تیرا خدا چن لے۔ تو اپنے بھائیوں میں سے کسی کو اپنا بادشاہ بنانا۔ در پردیسی کو جو تیرا بھائی نہیں اپنے اوپر حاکم نہ کر لینا۔"

۲۔ استثنا (۱۵ : ۱۲)

اگر تیرا کوئی بھائی خواہ عبرانی مرد ہو یا عبرانی عورت تیرے ہاتھ بکے اور وہ چھ برس تک تیری خدمت کرے تو تو ساتویں برس اس کو آزاد ہو کر جانے دے۔

۳۔ احبار (۲۵ : ۴۶)

لیکن بنی اسرائیل جو تمھارے بھائی ہیں ان میں سے کسی پر تم سختی سے حکمرانی نہ کرنا۔

ان آیات سے پادری صاحب نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے :۔

"ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ جب خدا نے حضرت موسیٰ کو فرمایا کہ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے ایک نبی برپا کروں گا

تو اس سے عرب کا قبیلہ قریش مراد نہیں تھا بلکہ خود بنی اسرائیل ہی مراد تھے"

پادری صاحب نے قرآن کریم کی بھی ایک آیت پیش کی ہے۔

والی مدین اخاھم شعیبا قال یٰقوم.....

(اعراف ۸۴)

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اہل مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔
اس نے کہا اے میری قوم۔
اور پھر یہ دلیل پیش کرتے ہیں۔

"قرآن شریف کی اس آیت میں شعیب اپنے قبیلہ کو اے میری قوم کے الفاظ سے خطاب کر رہے ہیں۔ اور پھر خدا کہہ رہا ہے کہ ہم نے مدین کے پاس ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔ پس ظاہر ہے کہ لفظ بھائی سے یہاں خود اپنی قوم مراد ہے۔"

پادریانہ ہتھکنڈا

اس کو کہتے ہیں پادریانہ ہتھکنڈا۔ حضرت موسیٰ کی پیشگوئی زیربحث میں ساری بنی اسرائیل قوم بحیثیت قوم کے مخاطب کی گئی ہے۔

" میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے یعنی ساری قوم بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا"

لیکن پادری صاحب کی پیش کردہ عبارات میں ایک فرد واحد کو مخاطب کیا گیا ہے۔

۔جب تو اس ملک میں پہنچ جائے
۔تو اپنے بھائیوں میں سے کسی کو اپنا بادشاہ بنانا
۔اگر تیرا کوئی بھائی تیرے ہاتھ بکے۔

ایک ساری قوم کے بھائیوں اور ایک فرد واحد یا ایک قبیلہ کے بھائی میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح سے حضرت شعیب بھی اہل مدین کا بھائی اور ایک قبیلے کا فرد واحد تھا۔ پادری صاحب نے اس پیشگوئی کو مبہم بنانے کے لئے یہ TRICK استعمال کیا ہے۔

ایک اور اعتراض

پادری گولڈ سیک نے ایک اور اعتراض کیا ہے لکھتا ہے:-

"اگر ہم بفرض محال یہ مان لیں کہ استثناء کے ۱۸ ویں باب میں بھائیوں کا لفظ اسی مفہوم میں استعمال ہوا ہے جس میں اہل اسلام پیش کرتے ہیں تو بھی حضرت محمد صاحب اس سے خارج رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ یاد رہے کہ اسمٰعیل اسرائیل کے بھائی نہیں بلکہ چچا تھے۔

حضرت ابراہیم کے دو بیٹے تھے۔ اسمٰعیل اور اسحاق۔ اسمٰعیل کی اولاد بنی اسمٰعیل کہلائی۔ دوسری طرف اسحٰق کے دو بیٹے ہوئے عیسو اور یعقوب۔ یعقوب کا دوسرا نام اسرائیل ہے۔ اور اس اسرائیل کا نام بھی ایک عجیب قصہ ہے کتاب پیدائش میں لکھا ہے۔ (۳۲: ۲۹: ۳۳) کہ خداوند خدا ساری رات یعقوب سے کشتی لڑتا رہا لیکن اسے پچھاڑ نہ سکا۔ صبح ہو گئی۔ خدا وہاں سے کھسکنے لگا۔ مگر یعقوب اسے نہ چھوڑتا تھا۔ کہ تو اپنا نام بتلا۔ آخرکار خداوند خدا نے یعقوب کو برکت دی اس کی قوت اور غلبہ کو مان لیا۔ اور اسرائیل کا خطاب دیکر اپنا پیچھا چھڑایا۔ چنانچہ اسحٰق کی اولاد کا سلسلہ جو یعقوب سے آگے چلا بنی اسرائیل کہلایا۔ پس بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل آپس میں بھائی بھائی ہیں لیکن پادری صاحب کو یہ بات منظور نہیں۔

میں پادری صاحب سے پوچھتا ہوں کہ ابراہام لوط کا تایا تھا اور بچھو

کتاب پیدائش ۱۱ : ۲۷) پھر کیا وجہ ہے کہ ابراہام لوط اور اس کے لوگوں کو بھائی کہتا ہے۔

"تب ابراہام نے لوط سے کہا کہ میرے اور تیرے درمیان اور میرے چرواہوں اور تیرے چرواہوں کے درمیان جھگڑا نہ ہوا کرے کیونکہ ہم بھائی ہیں"

(پیدائش ۱۳ : ۸)

اور سنیئے لابن یعقوب یعنی اسرائیل کا ماموں تھا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اسرائیل اسے میرا بھائی کر کے پکارتا ہے۔ (کتاب پیدائش باب ۲۹ آیت ۱۳ تا ۱۵ میں لکھا ہے۔

" لابن اپنے بھانجے (یعقوب) کی خبر پاتے ہی اس سے ملنے کو دوڑا اور اس کو گلے لگایا...... تب لابن نے یعقوب سے کہا

Because thou art my brother. چونکہ تو میرا بھائی ہے تو کیا اس لئے لازم ہے تو میری خدمت مفت کرے"۔

ایک اور مثال دیتا ہوں فرض کیجئے کہ پادری گولڈ سیک وعظ کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اور لوگوں کو یوں مخاطب کرتے ہیں میرے پیارے بھائیو!۔ اور اگر اس مجمع میں جناب پادری صاحب کے دادا جان بھی تشریف فرما ہوں تو کیا اس کے یہ معنی ہوں گے کہ چونکہ دادا جان پادری صاحب کے حقیقی بھائی نہیں ہو سکتے ہیں۔ اس لئے پادری صاحب نے غلط بیانی کی ہے۔

وارننگ

آخر الامر میں پادری صاحب کی توجہ اس وارننگ کی طرف مبذول کرنا چاہتا

ہوں جو پیشگوئی زیر بحث میں دی گئی ہے کہ اگر کوئی جھوٹا مدعی کھڑا ہوگا کہ میں اس پیشگوئی کا مصداق ہوں تو وہ جھوٹا نبی قتل کیا جائیگا بقول عیسائی صاحبان یسوع مسیح ابن مریم قتل کئے گئے اس لئے اگر کسی پادری صاحب نے پھر یہ حماقت کی کہ خداوند یسوع مسیح کو اس پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا جائے تو وہ (نعوذ باللہ) ایک جھوٹا نبی اور کاذب ثابت ہوگا۔ کیونکہ وہ قتل کیا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس پیش گوئی کے مصداق ہیں اور کوئی دوسرا نہیں۔ لہٰذا یہود اور نصاریٰ دونوں قوموں کو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کے اقوال کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس موعود نبی پر صادق دل سے ایمان لانا چاہیئے۔ کہ اسی میں ان کی خیر ہے۔

احمد آخر زماں کز نور اُو
شد دلِ مردم زخور تاباں ترے

بزیر اہتمام
ملک ظفر اللہ خان سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام راولپنڈی
کوچہ حکیم شاہ نواز کالج چوک راولپنڈی
پرنٹر و پبلشر
(کاروان آرٹ پریس راولپنڈی میں چھپا)